سوال

(78) ایک دوسرے کو سلام کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں الفاظ "سلام علیکم" ہیں۔

اسی طرح صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ میں بھی ہیں۔ جیسا کہ امام دمیاطی نے "المتجر الرابح" میں نقل فرمایا: سوال یہ ہے کہ اکثر لوگ ایک دوسرے کو سلام کرتے وقت "سلام علیکم" کہتے ہیں جب کہ سلام کے حوالے سے اکثر احادیث میں "سلام علیکم" کے الفاظ ہیں جیسا امام نووی نے ریاض الصالحین میں اکثر ایسی احادیث کو جمع کر دیا ہے۔ (محمد صدیق تلیاں ،سمندرکٹھہ ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"اسلام علیکم" کہنا زیادہ بہتر ہے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ (مثلاً دیکھئے صحیح بخاری 6227 صحیح مسلم: 2841/7163)

"سلام علیکم" بھی صحیح ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ (دیکھئے سورہ الانعام: 54 الاعراف: 46 الزمر: 73)

اسی طرح صرف سَلَامٌ اور سَلَامًا بھی آیا ہے۔ (مثلاً دیکھئے سورہ ھود: 69)

لیکن کسی آیت یا حدیث میں سلام علیکم نہیں آیا اور نہ ایسے الفاظ سلف صالحین سے آئے ہیں لہذا سلام علیکم (یعنی م کی ایک پش کے ساتھ) نہیں بلکہ "السلام علیکم" کہنا چاہیے جو کہ مسنون ہے۔ یاد رہے کہ سلام کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا ضروری (فرض وواجب) لہذا سلام کہنے والے کا جواب بھی صحیح اور بہتر طریقے سے دینا چاہیے۔ مثلاً السلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمة اللہ یا وعلیکم السلام کے الفاظ سے جواب دینا چاہیے۔ جو لوگ سلام کے جواب میں صرف سر ہلا کر یا مسنون الفاظ کے بغیر جواب دیتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں بلکہ گناہ کے مرتکب ہیں۔

فائدہ: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

(دیکھئے سنن ابی داوٗد: 5195 وسندہ حسن سنن الترمذی: 2689 وقال حسن صحیح غریب)(20/ نومبر 2010ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ متفرق مسائل- صفحہ278

محدث فتویٰ